اخبار نور افشاں لودیانہ

اخبار ہذا قیمت ۲ آنہ ہفتہ وار پنجشنبہ کو شایع ہوتا ہے قیمت اس کی پیشگی ہر خاص وعام سے بلا محصول ۳ روپیہ اور بعد محصول ۳ سالانہ مقرر ہے کارسپانڈنٹوں کو اخبار مفت دیا جاتا ہے بشرطیکہ مضمون ہموار بھیجیں

درخواست کسی صاحب کی خدمت میں یہہ اخبار روانہ نہیں ہوتا جن خریداروں کو یہہ اخبار بند کرنا ہو وہ بذریعہ کارڈ اطلاع دیں اخبار والیس فرمادیں مضامین مفید عام مفت شایع ہوتے ہیں اشتہارات فی سطر ۲ آنہ

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۱۵ | مطبوعہ یکم ستمبر روز پنجشنبہ ۱۸۸۷ء | نمبر ۳۵

نور افشاں

مطبوعہ یکم ستمبر ۱۸۸۷ء

جو لوگ قسمت کے قایل ہیں۔ اور نیکی کے علاوہ بدی کو بھی اللہ تعالی کیطرف لگاتے ہیں اُن کو یاد رکھنا چاہئے کہ خدا پاک ہے۔ وہ کسی صورت سے بدی کا بانی نہیں ہو سکتا۔ یہہ تو ہم بھی مانتے ہیں کہ کوئی بات خدا کے علم سے باہر نہیں۔ خدا جو چاہے کر سکتا ہے۔ لیکن بدی وہ کر ہی نہیں سکتا۔ بہت لوگ ہیں جب اُنکو انجیل سُنائی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ اگر ہماری قسمت میں عیسائی ہونا ہے۔ تو ہم بہر صورت ہو جائینگے۔ اُنکو اس بات کا خیال نہیں آتا کہ خدا نے انسان کو آزاد فعل مختار بنایا ہے۔ نیکی و بدی کا رستہ سامنے موجود ہے جسکو چاہو پسند کرو۔ خدا کسی پر زبردستی نہیں کرتا۔ یہی خیال ہمارے دوست مولوی حمت اللہ صاحب (ابراہیم ایم۔ بی عطار) ڈسٹنٹ سرجن پٹھان کوٹ ساکن ہارووال (ضلع سیالکوٹ) کا تھا۔ جب کبھی اُن سے بات چیت ہوتی۔ وہ یہی کہا کرتے تھے۔ کہ وہ بیشک مجھکو تصدیق ہے کہ خداوند مسیح دنیا کا نجات دہندہ الاہی ہے۔ لیکن اپنی قسمت سے مجبور ہوں۔ اگر خدا کو میرا عیسائی کرنا منظور ہوگا۔ تو میں ہو جاؤنگا میں آپ کچھہ نہیں کر سکتا چنانچہ انہوں نے ایکدفعہ حالت یاس میں ایک غزل لکھی جسکا مطلع یہہ تھا +

اے دل بتا کریگا تو تکرار کب تلک

اقرار میں مسیحا کے انکار کب تلک

بعض وقت کہا کرتے تھے کہ آپ بے فایدہ میرے ساتھہ گفتگو کرتے ہیں جسوقت خدا کو منظور ہوگا۔ بغیر کسی کے کہے میں عیسائی ہو جاؤنگا الحمد للہ کہ آخر خدا نے اُنکو مضبوطی و دلیری بخشی کہ وہ مسیحی کلیسیا میں شامل ہوئے چنانچہ آپکا خط ہمارے پاس آیا جسمیں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ دوسری بابت ڈاکٹر الیف لائز صاحب نے آپکو لکھدیا ہوگا میں خداوند کا شکریہ کس زبان سے ادا کروں کہ اپنے فضل سے اُسنے مجھے اپنی کلیسیا میں داخل کر کے وہ امیدوار انجیل زندگی ابدی میں شامل فرمایا۔ ہم بھی خدا کا شکریہ ادا کر کے اُنکو اور ڈاکٹر صاحب موصوف کو مبارکباد دیتے ہیں کہ آخر یہی قسمت کا ستارا طلوع ہوا۔ خدا اُنکے ساتھہ ہو۔ اور آپ مسیح خداوند کے بہادر و وفادار سپاہی ثابت ہوں

ہم نے کبھی گذشتہ پرچہ میں پولیس نارووال کی شکایات لکھی تھی کہ پادری حمید الدین کو بےعزت کیا گیا۔ وہ تحریر رائگان نہیں گئی کپتان پولیس کیطرف سے معرفت پولیس انسپکٹر اُنکی خوب تنبیہہ کی گئی۔ اب امید ہے کہ آئندہ ایسی ناشائستہ حرکت نہ کرینگے۔ کارسپانڈنٹ لکھتے ہیں کہ اب تھانہ دار وغیرہ مسیحیوں کے ساتھ خوب دوستی و عزت سے پیش آتے ہیں کیونکہ دیکھتے ہیں کہ گورنمنٹ بھی مہربانی اور دوستی سے اُنکے ساتھہ برتاؤ رکھتی ہے پھر امید ہے کہ آئندہ وہ ایسی حرکت نہ کرینگے +

راقم ایک مسیحی پوچھتے ہیں کہ ”کیا مسیحیوں کے بچے جو چھوٹی عمر میں مرجاتے ہیں بہشت میں داخل ہونگے یا نہیں؟ اگر ہونگے تو وہ کیوں مسیحیوں کے قبرستان میں جبکہ بپتسمہ نہیں پایا دفن نہیں کئے جاتے جبکہ خداوند مسیح نے فرمایا کہ آسمان کی بادشاہت ایسوں ہی کی ہے“ +

مستفسر صاحب کو معلوم ہو کہ اسکا جواب اُنہوں نے پوچھا ہے جو ہو سکتا ہے ہم تو یہہ بات کہتے ہیں کہ تمام بچے خواہ مسیحیوں کے خواہ غیر اقوام کے ان بچوں کے بہشت میں جاینگے نجات بپتسمہ سے نہیں مگر ایمان سے۔ ایمان بچے اُٹھا نہیں سکتے بپتسمہ۔ مگر مسیح خداوند ہونے بچوں کا بھی کفارہ ہے۔ ہمارے خیال میں قبرستان چھوٹے بچوں کے جو بپتسمہ نہیں پائے ناپاک نہیں ہے تمام ہمارے کلیسیاؤں میں ایسا ہی دستور ہے۔ تمام بچے قبرستان میں دفن کئے جاتے ہیں سیالکوٹ پولیس سٹیشن میں ہمنے دیکھا کہ ایک ریورنڈ صاحب جو کسی سبب بپتسمہ نہ پاسکی ان کی خیر قوم سے تھی عیسائی کے قبرستان میں مسیحیوں نے گاڑ دی۔ ڈاکٹر ...

بقیہ خدا واحد ہے

نہیں تیرا ثانی نہ ہوگا شریک
تیری ذات ہے وحدہٗ لاشریک

(سلسلہ کے لئے دیکھو نورافشاں مطبوعہ ۲۰ جولائی نمبر ۲۹)

اب اس عبارت مذکورہ میں جن الفاظ کا ترجمہ خداوند کا فرشتہ کیا گیا ہے۔ اُس میں مترجموں نے ہمارے نزدیک ایک طرح کچھ غلطی کی ہے وہ الفاظ اصل زبان میں ملاک یہوواہ ہیں۔ بموجب قواعد عبرانی اس میں اضافت مضافی کا کوئی نشان نہیں جسکے معنے کا کے بنائے جاویں۔ اگر کچھ اضافت کا نشان ہے تو اضافت توصیفی ہے۔ اس صورت میں اسکے معانی خداوند فرشتہ† ہونگے۔ ان معنوں سے فرشتہ خدا یا فرستادہ خدا کا خیال مٹ جاتا ہے۔ اور ایک ایسے وجود کیطرف دھیان جا لگتا ہے جو خاص خدا کی ذات سے علاقہ رکھتا ہو۔ اور ایسا ایک جگہہ نہیں دو جگہہ نہیں۔ بلکہ کئی مقاموں میں آیا ہے۔ اور جہاں کہیں یوں ذکر آیا ہے۔ کامل اختیار الٰہی کے ساتھ خداوند فرشتہ نے کارروائی کی ہے جسمیں فرستادہ کا وہم و گمان بھی نہیں پایا جاتا۔ بلکہ کامل قدرت کا اظہار ہوتا ہے۔ یہیں ملاحظہ فرمائیے ملک یہوواہ موسی سے یوں فرماتا ہے۔ کہ "میں تیرے باپ کا خدا ابراہام کا خدا اضحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں"۔ جب موسیٰ نے یہہ سُنا تو وہ اپنا مُنہہ چھپایا۔ کیونکہ وہ خدا پر نظر کرنے سے ڈرتا تھا۔ اگر یہہ ملک یہوواہ خداوند کا فرشتہ ہوتا تو اپنے آپ کو ایسی صفات الٰہی سے موصوف نکرتا کیا نوکر کی مجال ہے۔ کہ مالک کی جگہہ ہووے سوائے یہوواہ کے کوئی خدا نہیں۔ پس یہہ ملاک یہوواہ کوئی مخلوق نہیں۔ بلکہ وہی پاک ذات لہذا یسوع المسیح ہے +

حاشیہ† بالفرض اگر فرستادہ خدا ہی سمجھ لیں۔ تاہم مجہولاً قائم و درست نہ رہیگا کیونکہ باپ بیٹی کو بھیج سکتا ہے جو الٰہی یا فرستہ یا فرشتہ کا کام دیوے۔ اور خود اختیاری قدرت سے۔ لیکن محض فرشتہ ہو کر ایسے کلمات زبان سے نہیں نکال سکتا یہہ صرف ذات الٰہی کے شایان ہے۔ کیونکہ ۵
ہر ہر اسد کبیر ذہنی ہر کہ لمکش قسدیم است وا تش غنی
ر۔م۔ مولف

فصل دویم

ازروئے مزامیر

اب اگر ان حوالوں کو جو زبوروں میں مسیح خداوند کی الوہیت کے ثبوت میں ہیں نقل کئے جاویں۔ تو بہت طول ہوگا۔ لہذا ہم بخوف طوالت اسجگہہ صرف چند زبوروں کے نام اور ایک آیت پر اکتفا کرینگے۔ ۲ زبور ۴۲ زبور ۶۸ زبور ۱۱۰ زبور۔ "خدا کے کلام سے آسمان بنے اور اُسکے سارے لشکر اُسکے منہہ کے دم سے" پھر اگر ان حوالوں پر کسی کو کلام ہو۔ کہ ہم کیونکر جانیں کہ یہہ صرف خداوند مسیح ہی کی بابت ہے۔ اسکا جواب صرف اسقدر ہے۔ کہ تتمہ عہد جدید میں انکا ذکر ہے +

ازروئے کتب الانبیا

یہاں بھی ہم دو ایک حوالوں پر اکتفا کرینگے یسعیاہ پیغمبر فرماتے ہیں "ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اُسکا نام عمانوایل رکھیگی" اسمیں مسیح عیسیٰ کی الوہیت اور انسانیت ہر دو کا پورا ثبوت ہے پھر لکھا ہے "ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا۔ اور ہمکو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اُسکے کاندھے پر ہوگی۔ وہ اس نام سے کہلاتا ہے عجیب مشیر خدائے قادر۔ ابدیت کا باپ سلامتی کا شہزادہ اُسکی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی"۔۔۔ الخ پھر یسعیاہ کا ۶۳ باب مسیح الامیر کی کامل قدرت کے ثبوت کے لئے کافی شہادت ہے پھر یرمیاہ ۳۱ باب جسمیں خداوند مسیح خود فرماتا ہے "میں انکا خدا ہونگا اور وے میرے لوگ ہونگے" اسکا ذکر اعمال الرسل میں پایا جاتا ہے +

فصل سویم

ازروئے انجیل مقدس

الف
مسیح کا اپنی بابت کیا خیال تھا؟

اقوال خداوند مسیح "میں خدا سے نکلا ہوں" "میں باپ سے نکلا اور دنیا میں آیا ہوں" "میں تجھہ خدا سے نکلا ہوں" "میں تجھ میں ہوں اور تو مجھ میں ہے" "باپ مجھ میں ہے اور میں اس میں ہوں" "میں الفا اور میگا اول اور آخر جو ہے اور تھا اور آنیوالا ہے قادر مطلق ہوں"، "میں اول و آخر اور زندہ ہوں اور میں موا تھا اور دیکھ میں ابد تک زندہ ہوں" "میں الفا اور میگا ابتدا اور انتہا اول و آخر ہوں"، +

اگرچہ اور بھی اس قسم کے قول بہت ہیں لیکن اب ہمیں اور گواہی کیا درکار ہے خود مسیح اپنا اپنی ذات اور عہدہ کی نسبت فرماتا ہے لازم ہے کہ ہم اُسکی پاک زندگی پر غور کر کے ان باتوں پر ایمان لاویں وہ فرماتا ہے کہ "آسمان و زمین ٹلجائینگے پر میری باتیں ہرگز نہ ٹلینگی" علاوہ اسکے اُسنے فرمایا "پیشتر اسکے کہ ابراہام ہو میں ہوں"۔ یہہ خدا کی ہستی کی صفت ہے کیونکہ وہ ازلی و ابدی ہے۔ سو مسیح بھی اپنی ذات مسیح میں بتلاتا ہے کہ وہ ازلی ہوں پس ہم کسطرح سوائے بے ایمانی اور سخت دلی کے مسیح خداوند کی الوہیت سے انکار نہیں ہوسکتا غضب ہے کہ ہمارے ملکی بھائی دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سُنتے ہوئے نہیں سُنتے۔ اور نہیں سمجھتے۔ اُنہوں نے اپنی آنکھیں موند لیں اور کان بند کر لیئے۔ رہبر کامل انکی رہبری کرے +

باقی آئندہ

مراسلات

بقیہ جواب ریویو

منشور محمدی مطبوعہ ۵ رمضان سنہ ۱۳۰۴ھ نمبر ۲۵

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۲۵ - اگست سنہ ۸۷ء)

ایسی حالت میں موقعہ استعمال کو معلوم کرنا چاہئے۔ کتاب مقدس میں جب سوائے خداوند تعالیٰ کے اور کسی پر یہہ لفظ بولا گیا ہے تو ساتھہ ہی اور الفاظ سے محدود یا موصوف ہے جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کسی انسان سے یا فرشتہ یا دیوتا یا شیطان سے مراد ہے چنانچہ جب بتوں کو الٰہ کہا ہے تو ساتھہ ہی یہہ بھی بتلایا ہے کہ جو آدمیوں کے ہاتھ سے بنے ہیں لکڑی کے اور پتھر کے جو نہ دیکھتے نہ سنتے نہ کھاتے نہ سونگھتے ہیں۔ استثنا ۴: ۲۸۔ پھر جو کوئی فقط خداوند کے سوا کسی الٰہ کے لئے قربانی کرے وہ عذاب سے مار ڈالا جاوے خروج ۲۲: ۲۰ پھر جب حاکموں کو الٰہ کہا تو ساتھہ ہی یہہ بھی کہا کہ تم بشر کی طرح مرو گے۔ زبور ۸۲: ۶ و ۷۔ جب موسیٰ کو الٰہ کہا تو یوں کہا ہے کہ میں نے تجھے فرعون کے لئے ایک خدا سا بنایا۔ جب فرشتوں کو الٰہ کہا تو یہہ بھی بتلایا کہ وے سب خدمت گذار روحیں ہیں عبرانیوں ۱: ۱۴ اب اگر مسیح کو خدا اور خداوند کہنے کے ساتھہ ایسی تعریفیں لازمی ہوں تو ہم مان لینگے کہ انجیل میں مسیح کو جو خدا اور خداوند کہا گیا ہے اسکی الوہیت کے لحاظ سے نہیں ہے۔ مگر اُسکا برخلاف ثابت ہے یعنے مسیح کو اعلیٰ طور سے خدا کہا گیا ہے نہ ایسی قیود کے ساتھہ چنانچہ جب کہا کہ کلام خدا کے ساتھہ تھا اور کلام خدا تھا تو ساتھہ ہی صفت خالقی بھی منسوب کیگئی ہے کہ اور سب چیزیں اُس سے موجود ہوئیں (یوحنا ۱ باب) بیٹے کی بابت کہتا ہے کہ اے خدا تیرا تخت ابد تک ہے عبرانیوں ۱: ۸ یہاں فرشتوں یا بتوں یا دیگر انسانوں کو خدا کہنے والی محدود طرز نہیں بلکہ خدائی ہے پھر یہہ کہا گیا ہے کہ جسم کی نسبت مسیح بھی انہیں میں سے ہوا۔ جو سب کا خدا ہمیشہ مبارک ہے (رومیوں ۹: ۵) یعنے الوہیت اور یہہ ہدیت سوائے خدائے تعالیٰ کے اور کسیکو منسوب نہیں کی جاتی لیکن مسیح کو اسطرح سب کا خدا اور ہمیشہ مبارک کہا ہے جو صرف خدا کی نسبت کہا جا سکتا ہے۔ پھر دیکھو طیطس ۲: ۱۳ اور ہم نے بزرگ خدا اور بچانے والے یسوع مسیح کے ظہور جلیل کا انتظار کریں۔ یہاں مسیح کو بڑا بزرگ خدا کہا ہے جو سوائے خدا تعالیٰ کے اور کسی کو نہیں کہہ سکتے ہیں پھر جب سول قوموں کے بتوں کے نسبت کہتا کہ بت کچھہ چیز نہیں کیونکہ ہر چند افلاک و زمین میں بہت ہیں جو خدا کہلاتے چنانچہ بہتیرے خدا اور بہتیرے خداوند ہیں لیکن ہمارا ایک خدا ہے جو باپ ہے جس سے ساری چیزیں ہوئیں اور ہم اُسی کے لئے ہیں ا قرنتیوں ۸: ۴-۶ تو مسیح کو اُن خداوندوں میں سے علیحدہ کر کے کہتا ہے اور ایک خداوند ہے جو یسوع مسیح ہے جسکے سبب سے ساری چیزیں ہوئیں اور ہم اُسکے وسیلے سے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح کو خداوند کہنے سے رسول اُسکو خداوندی میں خدائے تعالیٰ کے ساتھہ ایک ٹھہراتا اور مثل خدا کے اُسکو ساری چیزوں کا سبب بتلاتا ہے۔ ان مقاموں سے ظاہر ہے کہ مسیح کو خدا اور خداوند کہنا خصوصیت رکھتا ہے۔ جو کسی اور مخلوق میں پائی نہیں جاتی یعنے مسیح کی الوہیت کے لحاظ سے اُسکو خدا اور خداوند کہا جاتا ہے +

رہا تھوما کا مسیح کو خدا اور خداوند کہنا۔ سو اُسکی نسبت آپنے یہہ ثابت نہیں کیا کہ تھوما نے مسیح کو اُسی معنے سے خدا کہا جس معنے میں حاکم اور موسیٰ کہے گئے تھے۔ کمترین نے بیان کیا ہے کہ وہ لوگ کس وجہہ سے الٰہ کہے گئے تھے اور وہ بھی محدود معنوں میں۔ کیا ویسے معنے آپ تھوما کے قول میں بتلا سکتے ہیں۔ برخلاف اسکے اگر آپ معلوم کریں (اور وہ بھی انصاف کے ساتھہ) کہ تھوما نے کیسی تعلیم پائی تھی اور مسیح کے کیا کیا کام دیکھے تھے۔ تو دریافت ہو جائیگا کہ تھوما نے کس خیال سے مسیح کو خدا اور خداوند کہا اور مسیح نے کیوں اُسے منع کیا۔ اور ظاہر ہوگا کہ اُسنے بھی اُسی وجہہ سے کہا تھا جس وجہہ سے اور رسولوں نے کہا ہے اور جس طرح سے راقم ریویو نے تھوما کے کلام کو بدلنا چاہا ہے۔ وہ ایک بے نسبت حیلہ ہے +

باقی آئندہ

پنجاب کرسچن ایسوسی ایشن

ڈیرہ وخط

اب تک جو کچھہ کارروائی ایسوسی ایشن کی ہو چکی ہے۔ وہ عارضی طور پر ہے۔ سوسائٹی کے اغراض و مقاصد بہت عمدہ ہیں۔ لیکن میں یہہ ابھی رائے قائم نہیں کر سکتا۔ کہ انہیں کہانتک کامیابی کی امید ہے +

امرتسر کے جلسہ میں صرف یہی امر زیر بحث تھا کہ آیا حال کی ضرورتوں کے موافق ایسی ایسوسی ایشن کا قائم ہونا ضرور ہے۔ یا نہیں کثرت رائے سے یہہ امر منظور ہوا اور ایک کارکن کمیٹی بھی مقرر کیگئی۔ مجھے جہانتک یاد ہے۔ کوئی ریزولیوشن لباس وغیرہ کے بارہ میں پیش نہیں کیا گیا۔ اور نہ اس معاملہ میں کچھہ بحث ہوئی۔ ہاں اگر خانگی جلسے کے بعد بعض نے عام طور پر باہمی گفتگو اسبارہ میں کی ہو۔ تو مجھے معلوم نہیں +

البتہ ایک بات کی بابت جو جلسے کے بعد کچھہ مذکرہ تھا یعنے بعض عیسائیوں کے رسم تجہیز و تکفین ہے۔ سو بعض نے اپنی نافہمی سے اُسکا الٹا نتیجہ نکالا اور ایسوسی ایشن کے منشا کے خلاف معلوم ہوتے تھے۔ انہوں نے یہہ سمجھہ لیا کہ ایسوسی ایشن کے ممبر اپنی عزت بڑھانے کے لئے یہہ چاہتے ہیں۔ کہ صرف بڑے آدمیوں کی لاشیں صندوق میں دفن کیجاویں اور باقی بھائیوں کی بغیر صندوق کے۔ مگر میری رائے میں یہہ ایسوسی ایشن کا مطلب نہیں ہے۔ بلکہ انکا یہہ مطلب ہے کہ یہہ رسم اس لئے بھی جاری ہو کہ اگر کوئی بھائی اپنی تہیدستی کے باعث سے صندوق بنوانے کی حیثیت نہیں رکھتا اور وہ بغیر صندوق کے دفن کرے۔ تو دوسرے بھائیوں میں حقیر نہ تصور کیا جاوے۔ یا انگشت نما نہ ہو۔ میں اسطور پر اس رائے سے بالکل متفق ہوں۔ اگر کوئی بھائی حیثیت رکھتا ہے اور صندوق بنوانا چاہتا ہے۔ تو کسیکو انکار نہیں۔ پر اگر کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور اپنے قدیمی مشن سے مدد کا خواستگار ہوتا ہے۔ تو برے درجے کی بیغیرتی ہے۔ سعدی کا قول ہے۔ در بہ تمنائے گوشت مردن بہ۔ کہ تقاضائے زشت قصابان بعض لوگ جو ہر ایک معاملہ میں مشن ہی کو اپنا قبلہ و کعبہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ اور ذرہ ذرہ سے معاملہ میں مشن کی مدد کے لئے ہاتھہ

پھیلاتے ہیں۔ وہ پرلے درجہ کے بیغیرت ہیں۔ اگر یہی حال ہے تو قوم سنبھل چکی !!! +

کوئی سلیم العقل اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ اسقدر انگریزی ستونوں نے خصوصاً عیسائیوں کی مٹی خراب کی ہے؟ +

بڑی تنخواہ پانے والے ہندوستانی عیسائی جنہوں نے برسوں تک نوکری کی ہو۔ ۳ ماہ تک بیکار بیٹھکر اپنا گذارہ نہیں کر سکتے۔ انکے چھوٹے (مکان) کے اندر میز کرسیاں پیچ پیالے کوٹ پتلون کے نیلام کرنے کی نوبت پہنچتی ہے۔ بعض انمیں سے ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ چندہ کی امید پہلے ہی سے اُدھار کھائے بیٹھے ہوتے ہیں بخلاف اسکے اگر غیر قوموں میں سے عہ روپیہ ماہواری والا آدمی کبھی بیکار ہو جاوے۔ تو اپنے ایام کو عزت سے کاٹتا ہے۔ اور سبب اسکا صرف یہہ ہے کہ انگریزی دستوروں نے انکے گھروں میں اب تک ایسا دخل نہیں پایا۔ جیسا عیسائیوں کے گھروں میں۔ انکے یہاں چینی کے برتن وغیرہ کے استعمال کرنے نہیں ہوتے لیکن گاہے گاہے کسی موقع پر۔ ورنہ ازاں ہی میں بجائے ہمارے یہاں کے بچے مٹی کے گلاس میں پانی پینا بھی عار سمجھتے ہیں۔ کوٹ پتلون کا ارکی وہ درجہ ہے۔ کہ ولیم پٹ کو بھی اپنے وقت پر نہ ہوگی +

علی ہذا شادی مرگ وغیرہ کے دستورات بھی اصلاح طلب ہیں ہمدردی اور برادرانہ محبت عنقا صفت ہے۔ اگر کوئی بھائی کسی طرح سے گر جاوے تو سنبھالنا درکنار ٹھوکر دینے کو ہر ایک تیار رہتے ہیں۔ پس کسقدر ضرورت ہے کہ کوئی ایسوسی ایشن ہو جو قوم کی اصلاح کرے وہ لوگ جو اس ایسوسی ایشن کے خلاف ہیں سخت غلطی پر ہیں مناسب ہے کہ وہ اپنی ضد و صلاح سے ایسوسی ایشن کو مضبوط کریں۔ یہہ ایسوسی ایشن کوئی شخصی مجلس نہیں۔ (اور جہانتک مجھے معلوم ہے) اسکا مطلب صرف یہہ ہے۔ کہ خادم بنکر قوم کے خدمتگذار رہو۔ نہ کہ حاکم بن بیٹھے۔ پس مناسب ہے کہ بھائی لوگ اسکو منہ لگانے ہی اور اپنے مصداق نہ بنا دیں۔ نور افشاں میں جو سکرٹری کی طرف سے ایک اشتہار شائع ہوا ہے آپ اس سے معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ ایسوسی ایشن کثرت رائے سے کام کرنا چاہتی ہے۔ نہ کہ اپنے اختیار سے۔ اگر قوم منتشر بنے رہا کی طرح چھوڑ دی جاوے۔ تو نتیجہ معلوم! بعض بھائی البتہ اسلئے ناراض معلوم ہوتے ہیں۔ کہ جسقدر انکو امیدیں تھیں اسقدر امر انکے جلسہ میں انجام نہیں ہوئی۔ پر صبر کرنا درکار ہے بعض کی خواہ مخواہ کی مخالفت نے ہمارے گرم اور باہمت ممبر کو بہت افسوس میں لایا۔ خدا کرے کہ قوم سنبھلے +

راقم خیر خواہ اقوام

راولپنڈی کا گرمکھی اخبار

جناب مہربان من مہتمم نور افشاں صاحب السلام

بعد سلام کے گذارش بندہ کی یہہ ہے۔ کہ آپ ایک عجیب مضمون کو ضرور اپنے نور افشاں میں کسی جا مندرج فرما دینگے۔ اور وہ عجیب مضمون یہہ ہے۔ کہ ایک رسالہ آرہ اسکا نام گرمکھی ہے جو راولپنڈی میں چھپتا ہے بندہ کی نظر سے گذرا۔ اول تو آریہ سماج کی بت پرستی جناب تب اخبار والا صاحب پایۂ ثبوت کو پہنچاتے تھے چنانچہ در بدری آپس ترلیاں مارتے مارتے ایک نئی حضرت نے یہہ دھر ماری جسکو ناظرین نور افشاں جناب پڑھکر ضرور ہنسینگے جناب صاحب اخبار اپنے سالہ ہری گرمت پرکاس نمبر ۵ جلد ۲ ماہ بھادوں اُس کا دل صفحہ ۹۹ میں یوں عبارت لکھتی ہے تحریر فرماتے ہیں بہتر ہوتا کہ گرمکھی حرف میں نقل کرتا۔ مگر چونکہ مناسب یوں معلوم ہوتا ہے کہ حروف اردو میں بندہ اُنہی عبارت ہدیہ ناظرین گذرانے عبارت شیرین اور گویا اپنے ناظرین اخبار کو یوں شیرینی تقسیم کرتے ہیں یعنے عبارت خاص آنحضرت کی یہہ ہے رومیو ردیکھو کہ آپ کدہی یہہ کہہ سکدے ہو کہ عیسائی مت وچ بت پرستی ہے پنجاب دے لاٹ صاحب بت پرست سن گدی نہیں پر بیٹھن پچھلے دناں وچ جان لارنس صاحب بہادر جو پچھلے زمانے وچ پنجاب دے لاٹ ہو گذرے ہن اُنہاں دی یک مورتی دلایت دی بنکر لاہور آئی ہے۔ ار گول باغ وچ رکھی گئی ہے۔ سو جسوقت اُس مورتی دا ستھاپن ہویا ہے۔ اُسوقت لاٹ صاحب پنجاب اتے ہور بڑے بڑے افسر جو موجود سن جسوقت مورتی دے اوپروں نے رومال اُتاریا گیا اُسوقت سب افسراں سمیت لاٹ صاحب نے اُس مورتی دی ٹوپی اوتار کر سلامی دتی۔ جیسا جان لارنس صاحب جی دی اُسدی بندگی دی حالت وچ آکے جگت ہوئی مناسب ہی۔ دیسی ہی سوت بھی کہتی گئی تاں جنہاں جنہاں نے اُس مورتی نوں سلام کیتا وہ بت پرست ہو گئے۔ اِس پکار کرت کرنی گناہ ہر گز نہیں بلکہ ایسا نکرنا ہی گناہ ہے۔ یعنی ارالعلاک (اخلاق) دی برد ہے۔ یوں ہیچ مجیچ کی ہے جناب رسالہ گرمت پرکاس صاحب نے اُن بزرگ افسران کی اور نیز تمام مسیحیوں پر عیب بت پرستی کا لگایا افسوس ہے کہ بیچارہ رسالہ اپنا نام ہی گرمت پرکاس لکھتا ہے۔ اور اُن گروؤں کا نام ٹھیک گرو ہی ہے۔ اور چونکہ انکے ضمیر روشن نہیں ہیں بیچارے لاچار ہیں کیونکہ وہ خود اپنے عیبوں کو دیکھ نہیں سکتے۔ کاشکہ وے دیکھتے تا کہ تب وے آفتاب صداقت پر خاک نہ پھینکتے چنانچہ اپنی بت پرستی کو جو چار ہے نہیں جانتے ہیں یوں ارقام فرماتے ہیں۔ دیکھئے جیسا کہ اسی سال کے ۱۰۹ صفحہ میں بابا کھیم سنگھ صاحب کی اسقدر تعریف کی ہے کہ حد سے زیادہ اور یوں ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ بابا صاحب مذکور ساکھیات نام کی اوتار کی اوتار ہیں اُنکی برابری کوئی نہیں کر سکتے ہیں۔ اور جو بابا صاحب کے برخلاف ہو اُن صلحوں کے حق میں یہہ نظم فرمائی ہے۔ تحقیق ہو کہ دانشمند بیچارہ یہ بر وکنا چنیے۔ اسکے بعد یوں تحریر فرماتے ہیں۔ بہادر آپ صاحب برابری نہیں آنکی بڑی بھول ہے کہ آپنے گرو گرنتھ صاحب جی کی بڑائی اور بابا صاحب ہی کی قدر نہ جانی نا گرو گرنتھ صاحب جی جنہیں پیدا ہو کر جو دید یا روپی میں گرکھا ہے۔ انکے ساتھ باتاں کر کے اپنا سنید ہٹا لیتا ہے۔ پھر لکھتے ہیں بانی ہمارے گرو جی صاحبان کی گر اکال پرکھ جوتی سروپ ہے حکم سے جی ہوئی بانو گرو کا سروپ ہے بانی گرو گرو ہے۔ بانی وچ بانی امرت سارے پھر گرو گوبند سنگھ صاحب جی کلگی دھر دسم پادشاہ جی دا آکھنا ہے کہ سب سکھاں نوں حکم ہے کہ گرو مانیو گرو گرنتھ سمجھو بہ وقت گرو گرنتھ صاحب ادب در متھا ٹیکنا جیسا ہی پر اسمیں چار دید اسار یعنے اصل ساکھیات پر وہ تما روپ جو اسکو نہ نیوے تو کسکو نیوے جیسا گرو گرنتھ صاحب دا وک ہے جو سرپا ستھن نہ رنیوے۔ سو رکھ اوتار وغیرہ اب غور طلب ہے کہ جناب اپنے شہتیر کو ملاحظہ نہیں فرماتے اور دوسروں کے تنکوں کو بزور نکالنے کو طیار ہیں۔ اور تمام پنجاب کو دعوت دالگاہ کر کے وہ صفحہ لاکھ تم کہ داں آپ اپنی جوان بت پرستی کو خوب ملاحظہ فرماتے اور تب

× یہہ صاحب بھی ایسوسی ایشن کے اعلیٰ ممبر ہیں۔ — ایڈیٹر

اور وہ نہایت عجیب لگتے تھے اور نیز آپ اچھی طرح سے کہہ سکتے ہیں کہ اُن بزرگ انگریز سعدی لارڈ صاحبان نے سجدہ کیا یا متبنیٔ ملکہ مرحومہ لارڈ ہارڈنگ [illegible] کی تصویر کو جناب ہم مسیحی تو اوپر آسمان کی اور نیچے زمین پر اور نہ دریا اور دریا کی چیزوں الغرض ان تینوں جگہوں میں سے کسی کی صورت و مورت بنا کے ماتھا نہیں ٹیکتے ہیں اور ہم اسکو بھی بت پرست کہتے ہیں جو اپنے خالق مالک خدا کو چھوڑ کر کسی شے کو پیار کرے وجہ اسکی یہ ہماری بائبل کے بانی جوتی بر سر ہے دیکھئے خود خروج ۲۰ باب وغیرہ تو بھی ہم جوتی سر سب سجن کو چیتن مدارتھ نہیں کہتے نہ ماتھا ٹیکتے ہیں کیونکہ یہہ خاص بت پرستی ہے جناب آپنے تو اپنے گرنتھ صاحب کو صاف صاف دیدہ و دانستہ بڑا بھاری بت بنا کر اور نیز خود خدا قرار دیا ہے اور کند سب ہی اسقدر کہ گرنتھ صاحب جڑ بستو نہیں بلکہ چیتن اور جو اسکو سجدہ و متھا نہ ٹیکے اُسکا گویا تن بدن پڑے ہی نہیں اور گیا گذرا ہے وہ چاروں ویدکا منکر و گمراہ ہے۔ واہ صاحب مجموعۂ حقیقی اسی کا نام شاید نہیں بلکہ کسی جانور کا ہوگا۔ اے عزیزو ظلم جو آپنے اور دیکھئے تحقیق فرمائی ہے کہیں آپھی کی تحصیل علم پر صادق آئے + نہ محقق بود نہ دانشمند + چارپا بروکتابے چند + بابا نانک صاحب تو بیچارہ بڑا خرد تن فقیر ود نیز حق کا متلاشی تھا۔ اور وہ اپنے آپ کو خدا پاک سے برتر کی حضوری میں عاجز و خوش ہیں۔ کہ مجھ نانک میں نیچ کرما۔ سرنت پڑے کی اکھو سرنا + اور وہ بیچارہ بجز ہندی شاستری اور کچھ نہیں جانتا تھا اور نہ اُسنے گرنتھ صاحب کو بنایا اور نہ بنانے کا حکم دیا۔ ہاں اگر آپ یوں خطر دیں کہ گرنتھ گرو مکھی ہے اور چیلہ لنگر مچے گی تو بجا ہو۔ ورنہ نیک شرع سے سُننے میں نہیں آیا کہ شاگرد اُستاد سے بڑھکر ہو گیا ہو بلکہ یہہ وہ تحصیل علم میں اُستادوں کی ماتحت ہوسکتا ہے۔ مختصر خلاصہ یہہ ہے کہ آپکا نانک نے جو کہے اُنکے شاگردوں کو ہم تسلیم دی۔ اور چار وید اور چھ شاستر اور اٹھارہ پوران کو گرنتھ صاحب کو اصل اصول قرار دیا۔ اور گویا اُن کتابوں کو سوکر سیادھے سید چھوڑ دیئے ہیں۔ اور گرنتھ صاحب کو خود خدا بنا کے سجدہ کرتے اور متھا ٹیکتے۔ اور جو ایسا نکرے سو سر کٹے کے برابر ہے یہہ سخت حکم قرآن سے بھی سخت آپ لوگونے صادر فرمایا۔ اور جی و جی ورد جی [illegible] میں جلت اسکا بڑا ہی گناہ نہیں ہے بلکہ نہ نیتی اور اخلاق کے برعکس ہے۔ کاش خدا نے عادل آپ لوگوں کی آنکھوں کو وا کرے تاکہ آپ اپنی بت پرستی سے آگاہ ہو کر سچے خدا کی پرستش روح و راستی سے کریں اور نیز آپ لوگ سچے گرو کو پہچانیں جسکی بابت آپکے اول گرو بابا نانک صاحب نے جپ جی میں فرمایا ہے گر گر کہنا ذنگ گر کہہ دیدنگ۔ گر گر کہے سائیں یہ بفضلہ بست گر مسیح خود سمایا ہوا ہو۔ وہ سچا گرو ہے اسلئے اے عزیزو آپ لوگ بنظر انصاف کے دیکھیں کہ یہ جو یسوع مسیح خدا سمایا ہے کہ نہیں۔ ہاں وہ کامل انسان اور کامل خدا ہے۔ باقی نور افشاں آپ ہی مناسب جگہ ارقام فرمائیگا +

راقم الدعا احقر العباد قاسم خاں نتھیا یا ہیڈ کیٹی کسٹ چرچ مشن لدھیانہ معروضہ ۲۳ جولائی ۱۸۹۴ اگر کوئی صاحب کچھ لکھینگے تو بندہ شوق سے جواب دیگا +

عیسائی نو مرید۔

خداوند یسوع مسیح کے رسولوں نے جب اپنے خداوند کا فرمان پایا کہ دنیا کی حدود تک جا کے اس عالمگیر مذہب کی خوشخبری سناؤ جو کوئی ایمان لاتا اور اصطباغ پاتا ہے نجات پائیگا تو انکا یہہ دستور (کچھ مدت تک) رہا کہ پہلے بہل خدا کی برگزیدہ اُمت یہودیوں کے پاس جایا کرتے تھے پر ان لوگوں نے گردن کشی اور شورہ پشتی دکھائی تو رسول پولوس نے کہا کہ لو ہم اب غیر قوموں کے پاس جاتے ہیں تمہارا خون تمہاری گردن پر +

پنجاب میں مشنری صاحبان نے بہت برسوں تک ہندو اور محمدیوں کو بڑی کوشش اور جانفشانی سے انجیل سُنائی مدارس۔ کالج۔ واعظ اُنکے لئے مقرر کئے ہزاروں روپیہ سینکڑوں جانیں۔ اعلیٰ سے اعلیٰ لیاقتیں صرف کیں۔ اُنکا خیال تھا اور اکثر انکا اب بھی ہے کہ یہہ جو ہیں ہندوستان کا سر ہیں اگر انہیں مسیحی دین قبول کریں تو دوسری قومیں جو ہندوستان کے گویا پاؤں ہیں خود بخود تاثیر کریگا۔ یہہ خیال درست ہو در حالیکہ وہ اُن کو کتے اور الکو بھی چھوتے +

جہانتک میرا علم ہے پہلے پہل یو۔ پی مشنریوں نے اپنی ایک کانفرنس میں برسوں کے تجربہ کے بعد فیصلہ کیا کہ اب ہم رذیل قوموں (مہتروں وغیرہ) کیطرف رجوع ہونگے۔ چنانچہ اُنہوں نے ہزاروں کو اصطباغ دیئے بعد ازاں بٹالہ کی تحصیل میں مسی۔ ایلم صاحب نے کئی مخصوصوں کو اصطباغ ملا۔ اور بٹالہ بورڈنگ سکول کے کرچن بنگ میں السیوین لیتن نے ایک سکول خاصکر مہتروں کے لئے جاری کیا تھا وہاں سے بھی چند آدمی مسیحی ہوگئے اس سے بھی پہلے امرتسر میں مہتروں کے لئے ایک سکول جاری کیا گیا تھا۔ اب جنالہ کی تحصیل میں چاروں طرف سے یہہ آواز سُنائی دیتی ہے کہ ہم عیسائی ہونا چاہتے ہیں ہم خداوند مسیح کا جوا اپنی گردن پر لینے کو راضی ہیں۔ پر ہم بہت نادان ہیں ہمیں سکھاؤ۔ انجیل غریبوں کے لئے ہے ہم غریب ہیں چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ میں ۵۰۰ مرد عورتیں بال بچے خدا باپ بیٹا اور روح القدس کے نام پر اصطباغ پا چکے ہیں اور اُنپر صلیبی خط اسباب کا نشان کھینچا گیا ہے کہ آگے کو مسیح مصلوب پر اعتقاد رکھنے کے قرار سے نہ شرمائیں اور اُسکے جھنڈے تلے گناہ اور دنیا اور شیطان سے مردانہ لڑیں اور جیتے دم تک مسیح کے وفادار سپاہی اور خدمت گذار بنے رہیں +

ابکئی ایک مشکل سوالات ہمارے در پیش ہیں اور ہماری اُمید ہے کہ جن صاحبوں نے ان پالیسیوں لوگوں میں خود کام کرکے ذاتی تجربہ حاصل کیا ہے اپنے نازک اور کارآزمودہ خیالات سے ہماری مدد کرینگے +

اول۔ کیا ان لوگوں کو کچھ عرصہ تک زیر تعلیم رکھکر (ایسا کہ مسیحی دین کی اصولی باتوں کو خود سُنا سکیں) انہیں مروجہ ہنود اصطباغ دینا چاہئے یا اُنکے اقرار کے موافق (کہ ہم خداوند مسیح کو اپنا نجات دہندہ جانتے ہیں اور ہم گنہگار ہیں اور گناہوں کی بخشش اور رہائی کے طالب) انہیں اصطباغ دے دینا چاہئے +

ہمارے خداوند کا یہہ حکم ہے۔ تم جاکر سب قوموں کو شاگرد کرو اور انہیں باپ بیٹے اور روح القدس کے نام اصطباغ دو اور انہیں سکھلاؤ الخ +

تمام دنیا میں جاکر ہر ایک مخلوق کے سامنے انجیل کی منادی کرو جو کہ ایمان لاتا اور اصطباغ پاتا ہے نجات پائیگا +

پھر اعمال ۲: ۴۱ جنہوں نے اُس کی بات خوشی سے قبول کی اصطباغ پایا۔ چنانچہ بیچارے مہتر خوشی سے انجیل کی باتوں کو قبول کرتے ہیں۔ گو وہ خود اُنکا بیان نہیں کر سکتے۔ پھر جب مقدس پطرس قرنیلیوس کو خداوند کے کلام کی گواہی دے رہا

[illegible]

مشن اسکول کھنہ

عرصہ قریب سہ ماہ کا گذرا ہو کہ اس مدرسہ کا افتتاح کیا گیا سوقت سے برابر شمار طلبا میں ترقی ہوتی رہی ہے اور تا ہنوز ۱۰۰ سے زیادہ طالب العلم اسمیں داخل ہو چکے ہیں۔ اور امید قوی ہو کہ آئندہ کو بھی روز بروز ترقی ہوگی۔ اس اسکول میں سب قسم کے طلبا داخل ہیں ہندو مسلمان اور عیسائی وغیرہ سوا معمولی فارسی اور انگریزی کے ہندی اور گرمکھی بھی پڑھائی جاتی ہے۔ فی الحال اس مدرسہ میں ١٢ اُستاد ہیں اور تعلیم کا کام عمدہ طور سے چلا جاتا ہو۔ اُستاد جانفشانی سے کام کرتے ہیں۔ اور چونکہ یہاں گرد و نواح میں مدرسہ انگریزی کا نزدیک تر کوئی نہیں ہے لڑکے شوق سے داخل ہوتے اور محنت اور کوشش سے پڑھتے ہیں اور امید ہو کہ بڑی جلدی ترقی ہوگی۔ اکثر دیہات کے لڑکے بھی کچھ فارسی پڑھکر انگریزی کا شوق کرتے ہیں اسلئے دیہات کے لڑکے بھی آتے جاتے ہیں لیکن اُنکے واسطے کوئی رہنے کا بندوبست نہیں۔

اس مدرسہ میں فی الحال انگریزی پرائمری کی پانچ جماعتیں باقاعدہ بن گئی ہیں۔ ڈسٹرکٹ انسپکٹر بابو جگل کشور صاحب نے بھی اس مدرسہ کا ملاحظہ فرمایا تھا +

اس قصبہ میں ایک مدرسہ سرکاری بھی ہے جو بہت قدیم سے ہو اور اسمیں تعلیم فارسی کی ہے۔ مشن اسکول میں تعلیم انگریزی کے ہونے سے اکثر طالب العلم چلے آتے ہیں جسپر صاحبان مدرسین از حد ناراض ہیں اور سنا ہو کہ بہت سی کوششیں بھی کر رہے ہیں کہ مدرسہ موصوف میں انگریزی کی تعلیم ہو جاوے لیکن بسبب اسکے کہ قصبہ چھوٹا ہو اور مشن اسکول جاری ہو چکا ہو اور دو انگریزی مدرسوں کی گنجائش ناممکن ہے جناب جلیعت ڈپٹی کمشنر بہادر نے انکی درخواست کو نامنظور فرمایا جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی قصبہ کھنہ کی خاص توجہ اس مدرسہ کیطرف رکہا ہے کہ جسکی مدد امداد اس مدرسہ کی فرمائی ہے کمیٹی نے کوئی گرانٹ ماہواری امداد دینی چاہئے تھی جس سے کہ ملازمان کی رضامندی ظاہر کی گئی تھی اور انہوں نے اپنی خوشنودی اس اسکول کی نسبت معرفت تقریری و تحریری طور سے بھی ظاہر کی تھی +

راقم جے۔ ایس

منقولات

جزیرہ انڈے مین کے وحشی

یہہ جنگلی اسبات کے قائل ہیں کہ خدا آسمان میں رہتا ہے وہی خالق ہر شی کا ہے اور سب سے بڑا ہو۔ وہ کبھی پیدا نہیں ہوا وہ ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ رہیگا اسکا محل بہت عمدہ اور نفیس آسمان میں ہے اُسکو کوئی دیکھ نہیں سکتا۔ اور اُسی کے گھر سے پانی برستا ہو۔ بجلی کا شعلہ اور کڑک اُسکے پاس سے آتی ہے اور موت بھی اُسکے حکم سے ہوتی ہے بھلائی اور روزی بھی وہی دیتا ہے۔ مسماہ چانا پالک ایک اُسکی جورو بھی ہے۔ اُسکی جورو کو بھی فنا نہیں اور نہ وہ کبھی پیدا ہوئی مگر اُسکا درجہ خدا سے کم ہو۔ اسکا کام ہے کہ سمندر میں مچھلیاں پیدا کرے وہی مچھلیوں کو آسمان سے گراتی ہے۔ یہہ لوگ شیطان کے بھی قائل ہیں اور سمجھتے ہیں کہ سب برا کام شیطان کرتا ہو مگر وہ کہتے ہیں کہ شیطان دو ہیں ایک زمین کا شیطان جسکا نام رام جوگلا ہے جب کوئی زمین پر ناگہانی موت سے مرجاتا ہے تو یہہ سمجھتے ہیں کہ رام جوگلا نے مار ڈالا ہے ایک سمندر کا شیطان ہو جسکا نام جورو ونڈ ہے جب کوئی آدمی ڈوب کر مرجاتا ہو کہتے ہیں کہ اُسکو جورو ونڈ نے مار ڈالا ہے۔ یہہ لوگ فرشتوں کے بھی قائل ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ مرد عورت دونوں صنف سے ہیں اور جنگل میں رہتے ہیں اور انسانوں کی حفاظت کرتے ہیں یہہ لوگ بھوت پریت کے بھی قائل ہیں مگر کہتے ہیں کہ اُنکو کوئی اختیار نہیں ہو یہہ لوگ خدا یا غیر خدا کسی چیز کی پوجا نہیں کرتے۔ یہہ لوگ طوفان نوح کے بھی قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک بار زمین پر ایسا طوفان آیا تھا کہ ساری دنیا ڈوب گئی تھی۔ اور جنگلیوں کے بزرگ ایک کشتی بناکر اُسپر سوار ہو گئے تھے اور ایام طوفان میں بہت دنوں تک اِس کشتی پر سوار رہے تھے جب طوفان ختم ہوا تو وہ کشتی کسی پہاڑ پر منجملہ کوہ ہائے جزائر انڈمان کے ٹھہری تھی +

پٹیالہ اخبار

خبریں

انڈور میں ہیضہ پھوٹ پڑا۔ **بلب گڈہ** میں بھی یہہ آفت پہنچی **تعلقہ** داران اودھ نے پانسو روپیہ **لفرڈ لائل** کی شفایابی پر خیرات کیا۔ **جارڈن** صاحب کو ۹۰ دن ۴ گھنٹہ کی قید اسلئے ہوئی کہ اُنہوں نے دہلی ریلوے اسٹیشن پر اپنی جورو کو مارنا چاہا تھا۔ **مہاراجہ بیکانیر** بعمر ۲۵ سال فوت ہو گئے۔ **آگرہ** میں بارش خوب ہوئی اور کثرت سے ہیضہ پھوٹ نکلا۔ **ضلع** بارہ بنکی میں ۳ اگست تک ۲ مہینے کے اندر ۱۰ ہزار ۳ سو ۴۳ اموات ہیضہ سے ہوئیں **دہلی** میں مسٹر اڈیسن ایجنٹ کولونے بذریعہ طمنچہ خودکشی کی۔ **دہلی** میں چند ہندوؤں میں خوب جنگ ہوئی تین آدمی سخت زخمی ہوئے جو شفاخانہ میں زیر معالجہ ہیں۔ **دیناگر** (گورداسپور) کے باشندوں نے گورنمنٹ میں درخواست کی ہو کہ دینانگر میں طریقہ لوکل سلف گورنمنٹ موقوف کیا جاوے۔ **ضلع** سہارنپور میں ہیضہ کمی پر ہو۔ **گورنمنٹ** ہند سہرہ اور محرم کی نسبت احتیاطی تجاویز کے فکر میں ہے۔ **حصار** میں دو شخص بعارضہ بجلی مر گئے۔ **اجمیر** میں مسٹر گراہم کی مسیم صاحبہ دیوانے کتے کے کاٹنے سے دو گروز دن فوت ہو گئی۔ **حضور وایسرائے** ۸۔ دسمبر رونق افروز شملہ ہونگے۔ **جوبلی** کی بحری قواعد کی نسبت پیرس کا اخبار فگیرو لکھتا ہے۔ کہ اگر انگلستان اُس قواعد پر فخر کرے تو بجا ہوگا ایک دلکش اظہار اُسکی قوت اور دولت کا تھا۔ **سنگھا پور** میں بھی ہیضہ ہو۔ یہاں چند عہدہ داران فوج خانی جہاز بھی اسکی بھینٹ ہوئے۔ **کشمیر** میں گاڑیوں کی سڑک بارہ مولا میں بیس بارہ فیٹ نیچے کھودتے ہوئے پرانے مکانات کے نشان پائے گئے۔ اور تانبے کے مستطیل سکہ بھی۔ **لاہور** مقبرہ جہانگیر سے ایک شخص گر کر مر گیا۔ ۱۴ تاریخ لاہور میں ۱۲ واردات ہیضہ کی وقوع میں آئیں۔ **آریہ گزٹ** فیروزپور لکھتا ہے کہ پاپل کنور

رحم دل عیسائی نے ایک گائے گوشالہ فرخ آباد معہ ایک روپیہ نقد کے سپرد کی۔ **میونسپل کمیٹی** دھاکہ نے نواب لفٹننٹ گورنر کی آؤ بھگت کے لئے میونسپل فنڈ سے معقول رقم خرچ کی تھی جسپر باشندگان نے نالش دائر کی جہاں یہ فیصلہ ہوا کہ اُس قسم کا خرچ میونسپل فنڈ سے نہ ہونا چاہئے۔ اسلئے وہ روپیہ واپس وصول کرکے فنڈ میں داخل کرنا چاہئے۔ **بمبئی** کے ہندوؤں نے گورنمنٹ میں عرضی دی ہے کہ گاؤکشی بند کیجاوے۔ **مس کمیر** کا مقدمہ ہاؤس آف کامنس میں پہنچا ہے۔ یہ شریف زادی لنڈن کی سڑک پر ایسے وقت پھر رہی تھی جبکہ عورات کو پھرنے کی ممانعت ہے۔ پولیس نے اُسپر بدچلنی کا الزام لگایا جو غلط ثابت ہوا۔ اب پولیس قابو میں آئی ہے۔ **بیکانیر** میں ایک یورپین نے دوسرے یورپین کو خوب ٹھونکا۔ **کلکتہ** میں ایک بڑھیا عورت کی نسبت افواہ اُڑی کہ وہ ڈائن ہے جسپر پولیس نے اُس عورت پر بہت تشدد کیا لیکن مجسٹریٹ نے اُس کو چھڑوا دیا۔ اور سخت حکم دیا کہ کوئی اُسکو ڈائن نہ کہے۔ **کلکتہ** میں جابجا بدمعاشوں نے نیلام کی دوکانیں عوام کو لوٹنے کے لئے جاری کر رکھی ہیں۔ **ضلع** جونپور میں ہیضہ کی شدت ہے۔ **نجیب آباد** (بجنور) میں بھی وہی مہلک مرض ہے۔ **ماسکو گزٹ** لکھتا ہے کہ اگر کبھی بلغاریا میں بداخلتی کی تو ممکن ہے کہ روس مقامات ترب ڈنڈی اور ارضروم پر دخل کرلے۔ **شہنشاہ جرمنی** بعارضہ کام علیل تھے اب تندرست ہیں۔ **خبر** ہے کہ دلیپ سنگھ کے دوست سردار ٹھاکر سنگھ سندھانوالیہ نے پانڈیچری میں نجات پائی۔ **انگلینڈ** سے ہند تک ڈاک کے محصولات میں تخفیف ہوگی۔ **انبالہ گزٹ** ریاست مالیر کوٹلہ کے متعلق مسٹر ونکفیلڈ صاحب کے انتظام بیجا زیادتیوں کی سخت شکایت کرتا ہے۔ **سٹی** مانسٹر نام ایک خانی جہاز سمندر میں جلگیا۔ **مہاراجہ** دلیپ سنگھ بقول انڈین مرر ۳ کروڑ روپیہ کا دعویٰ کرتے ہیں۔ **مدارس** میں دو پولیس کے سپاہیوں نے ۷۰ برس کے بڈھے کو اقبال جرم کے لئے ایسا مارا کہ وہ مرگیا۔ اُسپر پھانسی کا فتویٰ دیا گیا۔ **لندن** میں بازاری بدمعاشوں سے شریف لیڈیاں تنگ آرہی ہیں۔ **یوروپ** میں ۳ لاکھ کانچ کی مصنوعی آنکھیں ہرسال بنتی ہیں۔ **فرانس** میں فوجی سپاہیوں کی ڈاڑھی مونڈنے کی تجویز درپیش ہے۔ **جرمنی** کا عالمگیر توپ بنانیوالا کرپ صاحب ۷۰ سالہ فوت ہوگیا۔ اسکے کارخانہ میں ۱۸ ہزار آدمی ملازم تھے۔ عالم کسا اخبار سٹیٹسمین کا دیوالہ نکل گیا۔ **روسی** نامہ نگار شملہ سے لاہور آنیوالا ہے۔ **ضلع** لاہور کے کسی گاؤں میں برات جاتی تھی۔ اُنکے درمیان ملک الموت بصورت ہیضہ تشریف لائے۔ ۲۲ آدمیوں میں سے صرف ۲ بچے۔ **افسوس** کہ گوجرانوالہ کے پادری سوفٹ صاحب ۲ تاریخ ماہ گذشتہ بعارضہ دق فوت ہوگئے۔ بہت مشہور اور عزت دار اور دولتمند تھے۔ **رہتک** میں ۱۰-۱۲ آدمی ہر روز ہیضہ سے مرتے ہیں۔ لوگ سخت گھبراہٹ میں ہیں۔ **سیالکوٹ** جموں ریلوے پر ۱۲ لاکھ روپیہ صرف آئیگا۔ **شاہ فارس** سفر یورپ کی تیاری میں ہیں۔ **آئرلینڈ** کے قومی جلسے باندیشہ فساد ملتوی کروائے گئے۔ **یورپ** کے منجم آسمان کا نقشہ کھینچنے لگے ہیں جو ۲ ہزار تختہ کاغذ پر ہوگا۔ **لاہور** سے ایک مسلمان بی اے ۲۲ ماہ گذشتہ بیرسٹری کے لئے ولایت روانہ ہوئے۔ **بنجارا** میں دیسی سکول جاری ہوگئے۔ **ڈیرہ غازیخاں** نشین کی جدید جیل پر سرحدی لٹیرے ستاتے ہیں۔ **لاہور** میں ایک نئی ٹرامکل کمپنی پیدا ہوگئی پرانی کمپنی سیالکوٹ پہنچی۔ **فیروزپور** ہیضہ فرو ہوگیا بالکل شکایت نہیں۔ **الصدیق** لکھتا ہے کہ فیروزپور میں بدمعاشوں کے حملوں کے باعث کثرت وارداتوں سے لوگ تنگ ہیں۔ **حصار** میں خاکروبوں کے گوگا پیر کا میلہ ۱۲ اگست کو ہوا۔ خاکروب چھڑیاں بنا کر پرستش کرواتے ہیں۔ پرستش کرتے وقت خاکروب بغیر پرستش کرنے والے لوگوں کو گوگا پیر کی طرف سے ترچھی مارتے ہیں۔ اہل ہنود اور اُنکی عورات بھی اسمیں شامل ہوتی ہیں۔ اُسوقت خاکروب اُنکے پیر ہوتے ہیں +

فتحگڈھ ضلع گورداسپور سے ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ کمال افسوس ہے کہ یہاں کے ایک معزز عیسائی کے لڑکے نے ایک ناپاک عورت کے ساتھ جو عیسائی سمجھی گئی تھی درپردہ خلاف شرع ناجائز رابطہ اور تعلق پیدا کرلیا۔ ہرچند دوستوں اور بزرگوں نے اسے اس حرکت ناشائستہ سے باز رہنے کے لئے نہایت کوشش کی۔ لیکن کچھ بھی کارگر نہ ہوئی۔ بلکہ ضد میں آکر شہر میں مکان لیکر دونوں باہم رہنے اور ناپاک زندگی گذرانے کے درپے ہیں۔ چونکہ شرع عیسوی اس امر قبیح کے ارتکاب کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں دیتی اِن ہر دو کے نام مجمع کلیسیہ سے خارج کئے گئے ہیں +

دو شخص شیخ شبلی (ا) اور (ب) آپس میں اخبارات کی نسبت گفتگو کر رہے تھے **ا** نے ب سے پوچھا کہ اخبار والوں کو اتنی خبریں کہاں سے ملتی ہیں۔ **ب** نے جواب دیا کہ یہ کچھ مشکل ہے ایک لنڈن ٹائمس کے منیجر نے ایڈیٹر سے کہا کہ اخبار تیار ہے صرف دو ایک چھوٹی خبروں کی جگہ باقی ہے۔ ایڈیٹر نے کہا کہ لکھدو کہ ایک ریل ٹیمز کے پل پر سے جاتی ہوئی گرگئی۔ ایک ہزار آدمی ڈوب گیا۔ تھوڑی دیر بعد منیجر نے کہا کہ اب بھی جگہ باقی ہے۔ ایڈیٹر نے جواب دیا۔ کہ وہ لکھدو کہ ابھی خبر ملی ہے کہ ریل کے دریا میں ڈوب جانے کی خبر غلط ہے۔ بس اسطرح سمجھ لیجئے +

لطیفہ۔ ایک صاحب نے اپنے نوکر سے کہا کہ چارپائی بچھادے اور **فقط** تکیہ رکھدے۔ نوکر نے جاکر چارپائی بچھادی اور تکیہ رکھدیا۔ مگر **فقط** کو لگا ڈھونڈنے۔ جب ذرا دیر ہوئی تو آقا نے پکارا کہ کیا کرتا ہے۔ وہ بولا حضور چارپائی بچھادی اور تکیہ بھی رکھدیا۔ پر **فقط** کے لئے تمام گھر چھان مارا کہیں نہیں ملتا +

موضع چھیدیں ضلع ملتان میں ڈیڑھ ماہ ہوا ایک نمبردار کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ لڑکا کیا ہے رستم ثانی سمجھو۔ اُس کی چھاتی ڈیڑھ فٹ چوڑی۔ ۱۶ اسیر وزن۔ رانیں جوان آدمی کی طرح موٹی۔ پانی پیتا ہے۔ نشان الہی ہے۔ تاہنوز زندہ ہے۔

استفسار

ایک مستفسر پوچھتے ہیں۔ کہ اگر ایک باپ کے دو بیٹے ہوں۔ اور باپ نمبردار ہو۔ وہ مرجاوے اور بڑا بیٹا بھی فوت ہوجاوے اور بڑے بیٹے کا بیٹا فوت شدہ نمبردار کا پوتا جیتا ہو۔ تو نمبرداری پوتے کا حق ہے یا چھوٹے بیٹے کا۔ ذرا سوچکر بذریعہ نور افشاں جواب دیجئے ۔

نور افشاں۔ اسکا جواب کوئی نمبردار ہی دیویگا۔ اگر کوئی صاحب اسکا جواب مفصل قانونی اسناد فرماوینگے تو درج اخبار کیا جائیگا۔

ہمارے ایک بزرگوار نامہ نگار لکھتے ہیں کہ ایک شخص کا [illegible]

نور افشاں [illegible] +

واہ رے فرانس والے یہ لوگ اب چاہتے ہیں کہ جتنی کتابیں بچوں کو سکولوں میں پڑھائی جاتی ہیں اُنمیں سے خدا کے نام کو نکال پھینکیں لا موتین کے کسی ایک حصہ میں یہ جملہ ہے "یہ چھوٹی مچھلی بڑھیگی۔ اگر خدا اُسکو حیات دے" اسکی ترمیم حضرات نے یہ کی ہے کہ خدا کی جگہ لکھدیا ہے کہ "اگر ایک شخص حیات دے" +

ایک مسلمان کی چھوٹی لڑکی نے مسیحی مذہب کو پسند کرنیکا یہ سبب بیان کیا کہ "میں تمہارے یسوع کو اسلئے پیار کرتی ہوں کہ وہ چھوٹی لڑکیوں کو پیار کرتا ہے۔ ہمارے محمد صاحب چھوٹی لڑکیوں کو پیار نہیں کرتے تھے" ہیلیلویاہ۔ تو نے شیرخواروں کے منھ سے اپنی تعریف کروائی +

ایک نوجوان لیڈی اپنے مکان کی کھڑکی سے ریل گاڑی کی کیفیت دیکھ رہی تھی اُسوقت اتفاقیہ اُسنے ایک آدمی کو انجن سے کچلتے ہوئے دیکھا۔ اسکا اثر اسکے عل...

غزل من تصنیف حسن علی سفیر

دل بیمار تھا جویان دوا دربدر پہلے
مسیحائی عیسی کی نہ تھی مطلق خبر پہلے

ہدایت روح نے کی منزلِ مقصود تک پہنچے
بھٹکتے پھرتے تھے دنیا میں ہم بے راہبر پہلے

دردِ اِشتعا ہو مریضوں کو بشارت دو
محبت کی دوا اپنا دکھاتی ہے اثر پہلے

پھلا پھولا ہے روحِ پاک ہی کی آبیاری سے
میرا نخلِ تمنا تھا یہ بے برگ و ثمر پہلے

مقابل چاہتے ہیں ہوں کفِ پائے مسیحا سے
نہ لوئیں ناخن آنکھوں کے ذرا اشکِ قمر پہلے

اگر ہے آرزوئے زندگی عقبیٰ میں اے زاہد
گناہ و جسم کی نسبت تو اس دنیا میں مر پہلے

سنبھالے جاکے فضلِ حق سے راہ خوف خنگل میں
ہزاروں ہم سفیروں نے کیا ہم سے سفر پہلے

لودیانہ

بقر عید کا تیوہار ہر طرح کے آرام و خوبی کے ساتھ انجام کو پہنچا کسی قسم کا شور و فساد عمل میں نہیں آیا۔ نہ کسی نوع کے دنگہ اور جھگڑے کا خدشہ ہوا۔ اگرچہ پچھلے سال کے جھگڑے چند روز ہوئے کہ ختم ہوئے ہیں بایں خیال بہت لوگوں کو گمان تھا۔ کہ اب کے پھر کچھ نہ کچھ ہو ہیگا۔ مگر ہمارے بیدار مغز منصف مزاج مسٹر جی سی ڈرکر صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر کا انتظام ایسا عمدہ رہا جو ہر طرح سے لائق تحسین اور قابل قبولیت تھا۔ ایسا عمدہ انتظام کیا کہ ہندو اور مسلمان بہت خوش اور شاد رہے۔ چنانچہ ۲۴ تاریخ ماہ گذشتہ ایک اشتہار جسمیں مندرجہ ذیل قواعد تھے۔ صاحب ممدوح کیطرف سے جاری کیا گیا +

(۱) صرف مذبوحی خانوں سے گائے کا گوشت وقت مقررہ پر لیجایا جائیگا۔ (۲) ۲۹ تاریخ قبل غروب آفتاب مذبوحی خانوں میں قربانی کی گائیں داخل کیجائینگی۔ بعد ازاں منظور نہ ہوگی (۳) حتی المقدور کوشش کیجائیگی کہ محلہ ہنود سے گائے کا گوشت لیکر نہ گذریں۔ (۴) قربانی کی گائے پر کسی قسم کا نشان نہ ہو کہ جس سے اُسکے قربانی ہونیکا ثبوت پایا جاوے۔ (۵) گوشت لیجانیکا وقت مقرر رہیگا (۶) گوشت لیجانے والا شخص اپنا پتہ اور نام حسب پولیس میں لکھوائیگا۔ (۷) سوائے ٹوکرے کے کسی اور ذریعہ گوشت نہ لیجایا جائیگا۔ (۸) اگر کوئی مسلمان ہندو کو یا ہندو مسلمان کو کچھ دق کرے تو فوراً پولیس میں اطلاع دیجائے لیکن خود کسی کے مزاحم نہ ہوں۔ (۹) اگر کسی ہندو کے ہاتھ میں گائے کا گوشت گذشتہ سال کیطرح پایا گیا تو سخت باز پرس ہوگی +

ان قواعد کے مطابق نہایت عمدہ انتظام رہا۔ پھر بعد بعض مسلمانوں کی درخواست پر یکم ستمبر کو بھی گوشت لیجانیکی اجازت ملگئی۔ ہر ایک جگہ پولیس کا انتظام تھا۔ جہاں کسی قسم کے خطرہ کا اندیشہ یا ہندو کی گلی سے مسلمان کے گھر کو رستہ جاتا تھا خود ڈپٹی انسپکٹر پولیس ساتھ ہو کر مسلمانوں کو گھروں تک پہنچا دیتے تھے صاحب ڈپٹی کمشنر خود شہر میں گشت کرتے رہے انسپکٹر پولیس سپرنٹنڈنٹ پولیس

مسٹر کارسٹیفن وغیرہ صاحبان ان بھر شہر میں پھرتے رہے اگرچہ ماہ ۱۳ گائے ہر دو مذبوحی خانوں میں قربان ہوئیں مگر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کا ایسا عمدہ انتظام رہا۔ کہ کسیطرح فساد و دنگہ کا اندیشہ تک نہ ہوا۔ غالباً ایسا بندوبست کسی شہر میں نہ ہوا ہوگا۔ اہل اسلام اور اہل ہنود ہر دو اس انتظام سے خوش اور شاد اور صاحب موصوف کے مداح ہیں +

اس ہفتہ دو دفعہ عمدہ بارش ہوگئی۔ گرمی اگرچہ سخت ہے مگر صحت بفضل الٰہی اچھی ہے کچھ موسمی تپ وغیرہ کی چھیڑ چھاڑ ہے گذشتہ ہفتہ پیدائش ۴۰ اموات ۳۴ +

ایک عورت بعارضہ چشم ۳ برس سے اندھی تھی چند روز ہوئے۔ کہ اُسکا خاوند کسی بات پر اُس سے ناراض ہوا۔ اور غصہ سے اُسکو جوتا مارا جو اُسکی پیشانی پر لگا۔ وہیں آنکھوں سے سیل اشک جاری ہوا۔ آنکھیں جو بند تھیں کھل گئیں۔ اور بینا ہوگئی۔

گذشتہ ہفتہ جس منعم بیوہ کا ذکر کیا گیا کہ بچہ جنکر سڑک پر پھینک گئی۔ اُسکو عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر سے دو سال قید سخت کی سزا ہوئی +

یہاں کے پوسٹ ماسٹر صاحب ولیم ٹھورن ترقی عہدہ مراد آباد کو تبدیل ہوئے +

ہم اپنے معصر شفیر ہند سے بالکل متفق ہیں کہ بڑے بازار میں کوئی لالٹین روشن نہیں ہوتی۔ اسکا انتظام کرنا نہایت مناسب ہے کیونکہ ایک اندھیرے کے سبب دوسرے سڑک کی خرابی کے باعث آنے جانے والے کو سخت تکلیف ہوتی ہے +

رسید زر

فتح الدین صاحب	جالندھر	عـہ ۱۲
شیخ احمد حسن صاحب	(ضلع سہارنپور)	۱۵/
منشی رام صاحب	(اشتہار) جسپال نگر	۱۲/
مسٹر جے اسوالسٹ	سکندرہ	عـہ ۴/
مس میدلٹن صاحبہ	ڈیرہ دون	ے ۲/

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی۔ بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا